

## خطبہ (۱۲۱)

(۱۲۱) وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جنگ کے میدان میں اپنے اصحاب سے فرمایا

قَالَ لِأَصْحَابِهِ فِي سَاحَةِ الْحَرْبِ

تم میں سے جو شخص بھی جنگ کے موقع پر اپنے دل میں حوصلہ و دلیری محسوس کرے اور اپنے کسی بھائی سے کمزوری کے آثار دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنی شجاعت کی برتری کے ذریعہ سے جس کے لحاظ سے وہ اس پر فوقیت رکھتا ہے اس سے (دشمنوں کو) اسی طرح دور کرے جیسے انہیں اپنے سے دور ہٹاتا ہے۔ اس لئے کہ اگر اللہ چاہے تو اسے بھی ویسا ہی کر دے۔

وَ أَيْ أَمْرِي مِّنْكُمْ أَحْسَنَ مِنْ نَفْسِهِ رِبَاكَةَ جَاشٍ عِنْدَ اللَّقَاءِ، وَ رَأَى مِنْ أَحَدٍ مِّنْ إِخْوَانِهِ فَشَلًّا، فَلْيَذُبْ عَنْ أَخِيهِ بِفَضْلِ نَجْدَتِهِ الَّتِي فَضَّلَ بِهَا عَلَيْهِ كَمَا يَذُبُّ عَنْ نَفْسِهِ، فَكُلُّ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُ مِثْلَهُ.

بیشک موت تیزی سے ڈھونڈھنے والی ہے۔ نہ ٹھہرنے والا اس سے بچ کر نکل سکتا ہے اور نہ بھاگنے والا اسے عاجز کر سکتا ہے۔ بلاشبہ قتل ہونا عزت کی موت ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابن ابی طالب کی جان ہے کہ بستر پر اپنی موت مرنے سے تلوار کے ہزار وار کھانا مجھے آسان ہیں۔

إِنَّ الْمَوْتَ طَالِبٌ حَثِيثٌ لَا يَفُوتُهُ الْمُقِيمُ، وَ لَا يُعْجِزُهُ الْهَارِبُ. إِنَّ أَكْرَمَ الْمَوْتِ الْقَتْلُ! وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ بِيَدِهِ، لَأَلْفُ صَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ مَيِّتَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ!

[اسی خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے]

[مِنْهُ]

گویا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم (شکست و ہزیمت کے وقت) اس طرح کی آوازیں نکال رہے ہو جس طرح سوسماروں کے اژدہام کے وقت ان کے جسموں کے رگڑکھانے کی آواز ہوتی ہے۔ نہ تم اپنا حق لیتے ہو اور نہ تو بین آمیز زیادتیوں کی روک تھام کر سکتے ہو۔ تمہیں راستے پر کھلا چھوڑ دیا گیا ہے۔ نجات اس کیلئے ہے کہ جو اپنے کو (جنگ میں) جھونک دے اور جو سوچتا ہی رہ جائے اس کیلئے ہلاکت و تباہی ہے۔

وَ كَانِي أَنْظُرُ إِلَيْكُمْ تَكِشُونَ كَشِيشَ الصَّبَابِ: لَا تَأْخُذُونَ حَقًّا، وَ لَا تَتَنَعَوْنَ صَبِيًّا. قَدْ خُلِيْتُمْ وَ الطَّرِيقُ، فَالْجَاءَ لِلْمَقْتَنِمِ، وَ الْهَلَكَةُ لِلْمَتَلَوِّمِ.

--☆☆--

-----☆☆-----